بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹۰
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۳ صفر ۱۳۸۹ھ | یکم ہجرت ۱۳۴۸ ہش | یکم مئی ۱۹۶۹ء | نمبر ۹۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ جس کام کے لئے کسی کو پیدا کرتا ہے اس کے مناسب حال قویٰ بھی عطا فرماتا ہے

نفس پر قابو اور تحمل و برداشت کی ایک تابندہ و درخشندہ مثال

(۱) "مَیں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا۔"

(۲) "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کھانے کے متعلق مَیں اپنے نفس میں اتنا تحمل پاتا ہوں کہ ایک پیسہ پر دو دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہوں۔ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ انسان کہاں تک بھوک کی برداشت کر سکتا ہے۔ اس کے امتحان کے لئے چھ ماہ تک مَیں نے کچھ نہ کھایا۔ کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھا لیا اور چھ ماہ کے بعد مَیں نے اندازہ کیا کہ چھ سال تک بھی یہ حالت بہی کی جا سکتی ہے۔ اس اثنا میں دو دو وقت کھانا گھر سے برابر آتا تھا اور مجھے اپنی حالت کا اخفاء منظور تھا۔ اس اخفاء کی تدابیر کے لئے جو زحمت اٹھانی پڑتی تھی شائد وہ زحمت اوروں کو بھوک سے نہ ہوتی ہوگی۔ مَیں وہ دو وقت کی روٹی دو تین مسکینوں میں تقسیم کر دیتا۔ اس حال میں نماز پانچوں وقت مسجد میں پڑھتا اور کوئی میرے آشناؤں میں سے کسی نشان سے پہچان نہ سکا کہ مَیں کچھ نہیں کھایا کرتا۔

خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے کسی کو پیدا کیا ہے اس کی تیاری اور لوازم اور اس کے سرانجام اور مہمات کے طے کے لئے اس میں قویٰ بھی مناسب حال پیدا کئے ہیں دوسرے لوگ جو حقیقتاً فطرت کے مقتضا سے وہ قویٰ نہیں رکھتے اور ریاضتوں میں پڑ جاتے ہیں آخر کار دیوانے اور مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل ص۵۵۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۳۰ شہادت۔ محترمہ والدہ صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

میرے تایا مکرم بابو فتح محمد صاحب شرما کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ عارضہ قلب سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین

بشیر احمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ

مری سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس جونیئر سکول لارنس کالج گھوڑا گلی بعارضہ فالج بیمار ہیں اور راولپنڈی کے سنٹرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جامعہ نصرت ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۴ مئی بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام منعقد ہو رہا ہے جملہ طالبات قدیم سے التماس ہے کہ اجلاس میں شمولیت فرما کر اسے کامیاب بنائیں۔ (نوٹ) پابندیٔ وقت کا خیال رکھیں اور تین روپے سالانہ چندہ بھی ہمراہ لائیں۔ (سیکرٹری اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جامعہ نصرت ربوہ)

شہری مجالس کے اراکین انصار اللہ کی توجہ کے لئے

ان دنوں ہمارے زمیندار بھائی اپنے ملک کی سب سے بڑی فصل کی برداشت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ شہروں میں رہنے والے اراکین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ان ایام میں انصار اللہ کی مالی تحریکات میں پہلے سے کہیں زیادہ توجہ اور ہمت کے ساتھ کام لیں تاکہ سالِ رواں کے منظور شدہ پروگراموں کو بطریق احسن چلانے میں مرکز کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم ہجرت ۱۳۴۸ش

زلزلے

اقوام متحدہ کی انجمن سیاسی پہلو سے تو اتنی کامیاب نہیں ہوئی جس کی وجہ انجمن کی رکن بڑی اقوام کی خود پرستی ہے۔ جو اپنی بالا دستی قائم کرنے کے لئے گرم و سرد جنگ کا سلسلہ چلا رہی ہیں۔ تاہم اس انجمن کے بعض ایسے پہلو ضرور ہیں جن سے واقعی اقوام عالم کو ضمناً ہی سہی کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اگرچہ ان معاملات میں بھی بڑی اقوام کی سیاسی چالیں کام کرتی ہیں۔ بہر حال اجتماعی نقطۂ نظر سے بہت سی اقوام انجمن کی ان سرگرمیوں کی وجہ سے فائدہ اٹھا رہی ہیں

انجمن کی ان ضمنی سرگرمیوں سے یہ امید باندھنا غلط نہیں ہے کہ کسی نہ کسی دن بڑی اقوام جو آج اپنی بالا دستی قائم رکھنے کے لئے دنیا میں بے اطمینانی پھیلانے کا باعث ہو رہی ہیں ان کے نیک عناصر حقیقی طور پر دنیا میں قیام امن اور یکساں انسانی ارتقا کا ذریعہ ثابت ہوں۔ انجمن کی ان سرگرمیوں میں سے ناخواندگی، بیماریوں اور نسلی امتیاز کے خلاف جو کام آج تک ہوا ہے قابل اعتنا ہے

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کی بڑی اور عام خواہش یہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح دنیا میں ایسا امن قائم ہو جائے کہ کسی انسانی فرد یا جماعت کو اپنی زندگی امن سے گزارنے میں کم از کم خود انسان تو حائل نہ ہوں تا کہ سب مل کر ان آفات کا مقابلہ کر سکیں۔ جن پر انسان قابو نہیں پا سکا۔ مثلاً باد و باراں کے طوفان ہیں جیسا کہ خلیج بنگالہ سے اٹھ کر مشرقی پاکستان میں تباہی مچا دیتے ہیں۔ ایسے طوفان دنیا کے دیگر مقامات میں بھی آتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور اگر اس طرف انجمن توجہ مبذول کرے تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

ایسی ہی آفات میں سے جن پر انسان ابھی قابو پانے کے خواب بھی نہیں دیکھ سکا ایک زلزلوں کا مسئلہ ہے۔ اقوام متحدہ کی انجمن نے اس طرف بھی توجہ مبذول کی ہے چنانچہ الفضل کی اس اشاعت میں ہم ایک مقالہ نقل کر رہے ہیں جو خبرنامہ اقوام متحدہ کی اشاعت ۱۶ اپریل ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس مقالہ کے ابتدائی الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ جہاں تک انسانی تحقیقات کا تعلق ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جلد ہو یا بدیر ایسا ہمہ گیر زلزلہ آ سکتا ہے۔ جس سے زمین کا ایک بہت بڑا حصہ بالکل تباہ ہو جائے گا۔ اور یہ خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ اس مقالہ کے ابتدائی الفاظ ملاحظہ ہوں

"ایک طرف آبادی بے تحاشہ بڑھ رہی ہے اور لاکھوں انسان کھیتوں کو چھوڑ کر شہروں میں کام کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور دوسری طرف زمین کی اندرونی حالت میں انتشار ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس زمانے اور ۲۰۰۰ء کے درمیان کسی بھی وقت کرۂ ارض کے سینہ میں چھپا ہوا کھولتا ہوا لاوا پھٹ پڑے اور تاریخ میں پہلی بار لاکھوں انسانوں کو آن واحد میں ختم کرنے والا زلزلہ شہر کے شہر منقلب اور معدوم کر دے۔" (خبرنامہ اقوام متحدہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۹ء)

ہم پورا مقالہ اس اشاعت میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔

اب تک اس خطرہ کے پیش نظر اقوام متحدہ کی انجمن نے جو کیا ہے اس کا کسی قدر تذکرہ اس مقالہ میں آ گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک حقیقی خطرہ ہے اس کے تعلق میں انسان کی تدابیر حفظ ما تقدم کے لئے کچھ زیادہ تدبیر نہیں کر سکتیں۔ اور مقالہ کے انداز سے واضح ہو جاتا ہے کہ خاص کر اس عظیم خطرہ کے متعلق تو انسانی تدابیر کچھ کر ہی نہیں سکتیں۔ جس کا اندازہ سائنس دانوں نے اپنی تحقیقات سے کیا ہے۔ (باقی)

"کشمیر کی کہانی"

نام "کشمیر کی کہانی" مولف:۔ چوہدری ظہور احمد ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ ناشر۔ مکتبہ لاہور بیڈن روڈ۔ لاہور۔ صفحات۔ ٹائیٹل سمیت ۳۲۴۔ قیمت ۳ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولف اور کتب فروش ربوہ۔

کتاب زیر نظر کے متعلق مؤلف کا یہ بیان قابل غور ہے کہ

"کشمیر کی کہانی لکھنے کا حوصلہ کیونکر ہوا۔ سچ پوچھیں تو اس کا اصل باعث صرف اور صرف ایک اہم ترین قومی امانت کو قوم کے سپرد کر دینے کے شدید احساس کے سوا اور کچھ نہیں"

کتاب کا نام کشمیر کی کہانی ہے۔ کشمیر کی کہانیاں تو بہت ہیں لیکن یہ کہانی اپنی انفرادیت رکھتی ہے۔ مولف نے جو کچھ اس کہانی میں لکھا ہے۔ وہ یا تو اس کا خود گزار اور چشم دید حال ہے اور یا پھر دوسروں کا بیان ہے جس کے لئے مولف کا دعوے ہے کہ دستاویزی ثبوت ان کے پاس موجود ہے۔ مولف کو یہ کہانی لکھنے کی کیوں تحریک ہوئی خود مؤلف کی زبان سے سنیئے:۔

"آج کشمیر کا مسئلہ (پاک و بھارت دونوں ملکوں میں) جس گہری دلچسپی اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی تشریح و توضیح کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہر روز نہیں تو ہر دوسرے یا تیسرے دن اس پر کسی نہ کسی جریدے میں کوئی اداریہ۔ افتتاحیہ۔ تبصرہ یا تجزیہ ضرور شائع ہوتا رہتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر اکثر دکھ ہوتا تھا۔ کہ دانستہ یا نادانستہ۔ عدم واقفیت کی بناء پر یا سیاسی مصلحت اندیشوں کے تحت مسلمانان کشمیر کی آزادی و فلاح کے لئے اولین ہمہ گیر تحریک (جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے شروع کی تھی) کے بارے میں اکثر غلط فہمی و غلط اندیشی پر مبنی باتیں شائع ہوتی ہیں۔ میں نے مقدور بھر ان غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش بھی کی۔ بیشتر جرائد کو خطوط بھی لکھے۔ جن میں سے اکثر شائع بھی ہوتے رہے۔ جس کے لئے میں متعلقہ جرائد کے مدیران ادارۂ تحریر کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ لیکن یہ سلسلہ ان مراسلتوں سے بھی نہ رُکا۔ تو میرے بعض کرم فرماؤں کی طرف سے یہ اصرار شروع ہوا کہ اب اصلاح و تصحیح کی صرف ایک ہی صورت باقی رہ گئی ہے۔ کہ تاریخ آزادی کشمیر کے ابتدائی حالات کو جو میری آنکھوں نے دیکھے ہیں اور جن کے دستاویزی ثبوت بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ یادداشتوں کے کشکول سے نکال کر کسی موقر جریدہ کے وسیع کالموں میں محفوظ کر دیا جائے۔ تا کہ ان لوگوں کے آب زر سے لکھے جانے کے لائق کارنامے بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہو جائیں جنہیں کسی تعصب یا سیاسی مصلحت اندیشیوں کے باعث مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یقیناً ان سے ایک دیانتدار مورخ کو تحریک آزادئ کشمیر کا حقیقی پس منظر و پیش منظر ترتیب دینے میں بہت مدد ملے گی۔" (کشمیر کی کہانی ص۱۴ و ص۱۵)

اصل بات یہ ہے کہ یہ کہانی ایسے شخص نے لکھی ہے جو بنفس نفیس اپنے آقا کی ہدایت پر اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ اس کہانی کا ایک زندہ کردار بنا ہے۔ مولف کو گلہ ہے کہ کہانی کا پھیلاؤ اس کے بس کی بات نہیں حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بھی یہی گلہ ہے۔ کہ مولف اس شخصیت کے کشمیر کے متعلق ان تمام کارناموں کو بیان کرنے میں قاصر رہا ہے۔ جو اس نے اس بد نصیب قوم کی رستگاری کے لئے انجام دیئے ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ یہ کہانی مکمل نہیں ہے۔ ہم مولف کو داد دیتے ہیں کہ انہوں نے دریا کے منجدھار کو ضرور چھو لیا ہے۔ اور ان کارناموں کا ایک تصور دینے اور حقیقت سے پردے اٹھانے میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ یہ ایک عام دلچسپی کی کار آمد کتاب ہے۔ اور ہم توقع کرتے ہیں کہ دوست نہ صرف اس کو خود پڑھیں گے بلکہ دوسروں کو بھی پڑھائیں گے تا کہ آزادی کشمیر کے متعلق جو غرضی اور غلط باتیں مفاد پرستوں نے پھیلا رکھی ہیں ان کی حقیقت واضح ہو جائے۔

لائبیریا کے پریذیڈنٹ کی دعوت پر

مکرم امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا سفرِ لائبیریا

پرتپاک خیر مقدم • یومِ آزادی کی تقریبات میں شرکت • ٹیلیویژن پر تبلیغِ اسلام

پریذیڈنٹ صاحب لائبیریا (مسٹر ٹب مین) نے گزشتہ سال اپنے مُلک کے یومِ استقلال کی تقاریب میں شرکت کے لئے لنڈن کی احمدیہ مسجد (مسجد فضل) کے امام مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کو دعوت دی تھی۔ چنانچہ رفیق صاحب لائبیریا تشریف لے گئے اور ان تقاریب میں شامل ہوئے۔ اس سفر کی جو رپورٹ آپ نے تحریر فرمائی ہے وہ قارئینِ الفضل کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ (وکالتِ تبشیر)

سیرالیون سے صبح ۱۰½ بجے روانہ ہو کر قریباً ۱۲½ بجے لائبیریا کے ایئرپورٹ رابرٹس فیلڈ پر جہاز اُترا۔ مَیں نے کھڑکی سے باہر نظر کی تو سینکڑوں لوگوں کو جہاز کے بالکل قریب کھڑے دیکھا۔ خیال کیا کہ شائد اس جہاز سے کوئی اَور شخص آرہا ہے جس کے استقبال کے لئے یہ سب لوگ جمع ہیں۔ جہاز سے باہر نکلے تو مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ انچارج لائبیریا آگے آکر ملے اور انہوں نے بتایا کہ یہ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لئے منرو یا سے جو ایئرپورٹ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے آئے ہیں۔ حکومت کے نمائندے بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ مکرم ساقی صاحب کی معیت میں ان سے مصافحہ شروع ہؤا اور قریباً ایک گھنٹہ اس میں صرف ہؤا۔ استقبال کرنے والوں میں منرو یا کے مساجد کے دونوں امام، مسلمان گورنر چیف صومو مومو پریذیڈنٹ مسلم کانگرس آف لائبیریا۔ اور دیگر معزز ارکان بھی شامل تھے۔ دل خدا تعالیٰ کے شکر سے لبریز رہا۔ یہ لوگ احمدی نہ تھے اور نہ ہی مجھے ذاتی طور پر جانتے تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اور اسلام کی خدمت کی برکت کے نتیجہ میں آج جمع تھے پھر ایک خاص بات جو فوری طور پر مَیں نے محسوس کی وہ یہ تھی کہ باوجود اجنبیت کے ان میں سے ہر مسلمان کو اخوتِ اسلامی کے جذبہ سے سرشار پایا۔

استقبال کے مراحل سے فارغ ہو کر گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کردہ ائر کنڈیشنڈ کار میں سوار ہو کر منرو یا کی طرف چل پڑے باہر دن خاصا گرم تھا۔ دھوپ چمک رہی تھی۔ لیکن کار کے اندر یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا سردیوں کے دن ہیں۔ حکومت کا ایک نمائندہ بھی کار میں ساتھ تھا۔ سارا راستہ خوبصورت اور سرسبز مناظر سے پُر تھا ربڑ کے درختوں کے کھیت کے کھیت نظر آتے تھے۔

ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم شہر میں داخل ہوئے۔ سڑکیں دو رویہ اور خوب چوڑی تھیں۔ امریکن کاریں بے حساب نظر آتی تھیں۔ شہر بحر اوقیانوس کے کنارہ پر آباد ہے۔ آم پپیتا اور ناریل کے درخت جا بجا لگے ہوئے ہیں۔

ہماری رہائش کا انتظام انٹر کانٹیننٹل ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ ہوٹل میں پہنچ کر اپنے کمروں میں گئے۔ یہ ہوٹل لائبیریا کا سب سے بڑا ہوٹل ہے اور پوری طرح ائر کنڈیشنڈ ہے۔ عین سمندر کے کنارے پر ہے اور بڑی اونچائی پر بنایا گیا ہے۔ رات کے وقت شہر کا نظارہ بے حد دلفریب ہوتا ہے۔ ہمیں دو الگ الگ حصے رہائش کے لئے ملے تھے۔ یعنی ایک حصہ جس میں بیڈ روم اور ڈرائنگ روم وغیرہ کا پورا سیٹ تھا مجھے اور میری بیوی کو ملا اور دوسرا سیٹ میرے لڑکے منیر احمد کو۔

کمروں میں قیام پذیر ہونے کے چند منٹ بعد حکومت کی طرف سے پروگرام ملا۔ دوپہر کے کھانے اور آرام کے بعد شام کو ایک سکول کے ہال میں 'حج' پر فلم دکھانے کا پروگرام مکرم ساقی صاحب نے بنایا تھا جس میں خاکسار بھی شامل ہؤا۔ اس فلم کو دیکھنے کے لئے کثیر تعداد میں لوگ جمع تھے اور ہال کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔

مکرم ساقی صاحب کے ارشاد پر مَیں نے مختصراً حج کی فلاسفی، اسلامی اخوت اور اپنے لائبیریا کے دَورہ کے محرّک پریذیڈنٹ ٹب مین کے شکریہ پر مشتمل تقریر کی جس کا ترجمہ دو زبانوں میں ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔

اگلے دن یعنی مؤرخہ ۲۵ جولائی کو جناب پریذیڈنٹ ٹب مین صاحب سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ دس بجے خاکسار مکرم ساقی صاحب کے ہمراہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں پہنچا۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات کی۔ انہوں نے خاکسار کو خوش آمدید کہا اور انگلستان میں مسجد آنے کے واقعہ کا ذکر فرمایا۔ نیز یومِ آزادی کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی جملہ تقریبات میں شمولیت کی دعوت دی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کے ذاتی فارم کو دیکھنے کا بھی وقت نکال کر اسکو ضرور دیکھنے جاؤں۔ پریذیڈنٹ صاحب نہایت خلیق انسان ہیں اور جو خوبی ان کی سب سے زیادہ مجھے متاثر کرتی رہی وہ ان کی منکسر المزاجی ہے۔

پریذیڈنٹ ہاؤس جو پانچ چھ سال ہوئے تعمیر ہؤا ہے قابل دید جگہ ہے۔ تمام کا تمام ائیر کنڈیشنڈ ہے اور فنِ معماری کا ایک نادر نمونہ۔ اس کی تعمیر پر ۱۶ ملین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب کی رہائش اور دفاتر اسی میں ہیں۔

اسی روز شام کو احمدیہ مشن ہاؤس میں مجلس عاملہ کے احباب سے ملنے کا موقع ملا۔ مکرم ساقی صاحب نے جملہ احباب کا تعارف کرایا۔ خاکسار نے لنڈن مشن کے طریقِ کار اور جماعت لنڈن کے احباب کے اخلاص کا تذکرہ کیا۔ اور اسلام کے لئے قربانیوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی۔ نیز جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے ایامِ تبلیغ کی کامیابی کا ذکر کیا۔

جمعہ مورخہ ۲۶ جولائی لائبیریا کا یومِ آزادی تھا۔ صبح ۸½ بجے فوجی پریڈ تھی۔ مَیں بھی مدعو تھا۔ شامیانے کے نیچے جہاں پریذیڈنٹ صاحب کی کرسی تھی اس سے تیسرے نمبر پر خاکسار کو جگہ دی گئی جو پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے خاکسار کا خاص اعزاز تھا۔ غیر ممالک کے سفراء اور وزراءِ ملک وغیرہ سب کو پیچھے نشستیں دی گئی تھیں۔ پریذیڈنٹ صاحب جب تشریف لائے تو سب لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے۔ پریذیڈنٹ صاحب جب کرسی پر رونق افروز ہوئے تو ان کی نظر خاکسار پر پڑی۔ دوبارہ اُٹھ کر میرے پاس آئے اور مصافحہ کیا اور پوچھا کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ یہ بھی ان کے حسنِ اخلاق کا ثبوت تھا۔ پریڈ شروع ہوئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

ایک بجے دوپہر مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے گئے۔ مکرم ساقی صاحب کے ارشاد پر خطبہ جمعہ مَیں نے دیا۔ ۲½ بجے بعد دوپہر پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے استقبالیہ تھا جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ ہمیں نمازِ جمعہ کی وجہ سے کچھ دیر ہوئی۔ جب ہم ہال میں پہنچے تو سیکرٹری آف اسٹیٹ ہال کے دروازہ پر ملے اور کہا کہ پریذیڈنٹ صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ وہ فوراً مجھے اسٹیج پر لے گئے جہاں مَیں نے پریذیڈنٹ صاحب سے وقت پر بوجہ نمازِ جمعہ نہ پہنچنے کی وجہ سے معذرت کی۔ یہاں بھی اسٹیج پر پریذیڈنٹ صاحب کے قریب ہی خاکسار کو جگہ ملی۔ خاکسار کے ساتھ لائبیریا کے چیف جسٹس اور دوسری طرف آئیوری کوسٹ کے نائب صدر بیٹھے تھے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد قوم کے نام پیغام پڑھنا شروع کیا یہ پیغام ساتھ ہی ساتھ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر بھی کیا جا رہا تھا۔ پیغام کے آخر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب نے خاکسار کو خوش آمدید کہا اور اشارہ سے کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا۔ کھڑے ہونے پر سارا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔

پیغام سے فارغ ہو کر پریذیڈنٹ صاحب اپنی نشست کی طرف آئے تو وزراء اور سفراء نے مصافحہ شروع کیا۔ چونکہ خاکسار بھی ان کے قریب ہی کھڑا تھا اس لئے ان کے بعد یہ تمام مدعوین خاکسار سے بھی مصافحہ کرتے رہے۔ اس موقع پر برطانوی سفیر نے مصافحہ کرتے ہوئے خاکسار کو برطانوی سفارت خانہ میں کھانے کی دعوت دی اور پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے میرے غیر معمولی اعزاز پر حیرت کا اظہار کیا اور مبارکباد دی۔

اسی روز یعنی مورخہ ۲۶ جولائی کی شام کو ۷½ بجے ٹیلی ویژن پر Meet the Press نامی پروگرام میں خاکسار نے شرکت کی اور

سوالات کے جوابات دیئے۔ اس موقع پر اسلام کی حقانیت پر تفصیل سے بات کرنے کا موقع ملا فالحمدُ للہِ۔

خاکسار کا ٹیلی ویژن پر آنے کا یہ پہلا موقع تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے انٹرویو بڑا کامیاب رہا۔ خاکسار سے پہلے مشہور عیسائی پادری مسٹر رابرٹ ہاول کا انٹرویو تھا۔ انہوں نے بعد میں مجھے کہا کہ تم نے اسلام کی بہت اچھی نمائندگی کی ہے۔

ہفتہ مورخہ ۲۷ جولائی کو مسلمانانِ لائبیریا نے خاکسار کے اعزاز میں ایمبیسیڈر ہوٹل میں عصرانہ کا انتظام کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب بھی اس میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر وزیرِ خارجہ کے علاوہ برطانوی سفیر بھی مدعو تھے۔

دعا کے بعد مکرم ساقی صاحب نے خاکسار کا تعارف کرایا۔ اور مسجد لندن اور جماعتِ احمدیہ کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ مسلم کانگرس آف لائبیریا کے جنرل سیکرٹری نے ایڈریس پڑھتے ہوئے خاکسار کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد منرو یا کے مسلمان گورنر نے مسلمانانِ لائبیریا کی طرف سے خاکسار کو لائبیریا کا خاص لباس جو ایک چغہ اور ٹوپی کی صورت میں تھا پہنایا۔ یہ لباس یہاں کے رواج کے مطابق خاص خاص لوگوں کو پہنایا جاتا ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے تقریر میں حدیثِ نبوی مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ کا حوالہ دیتے ہوئے جناب پریذیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کیا نیز مسلمانانِ لائبیریا کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس تقریر میں خاکسار نے خصوصیت سے ہستی باری تعالیٰ اور وحدانیت پر زور دیا۔ اور اس بات کا ذکر کیا کہ موجودہ لادینی کے دور میں تمام مذاہب کا اشتراک اگر اس ایک امر پر ہو جائے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں تو دنیا ممکن ہے پھر مذہب کی طرف راغب ہو جائے۔ خاکسار نے بتایا کہ امن صرف مذہب کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے جب تک لوگ اپنے خالق سے رابطہ پیدا نہ کریں گے ہرگز اطمینان اور سکون کا منہ نہ دیکھیں گے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جناب پریذیڈنٹ صاحب نے تقریر کی اور بطور لطیفہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب آپ پریذیڈنٹ کینیڈی کے دورِ حکومت میں امریکہ گئے۔ تو دونوں وقت کھانے پر مچھلی دی گئی۔ پریذیڈنٹ صاحب کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ چونکہ پریذیڈنٹ کینیڈی رومن کیتھولک ہیں اور رومن کیتھولک مذہب میں جمعہ کے دن گوشت کھانا منع ہے اسی لئے انہوں نے وائٹ ہاؤس میں یہ حکم دے رکھا ہے کہ جمعہ کے دن صرف مچھلی پکائی جایا کرے۔ اس پر جناب پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ کل ہم استقبالیہ کے موقع پر امام مسجد لنڈن کا انتظار کرتے رہے۔ امام صاحب نے آکر بتایا کہ وہ بوجہ نمازِ جمعہ کے دیر سے آئے ہیں۔ انکی اس بات کو سنکر مجھے امریکہ کا یہ واقعہ یاد آگیا۔

اس کے بعد پریذیڈنٹ صاحب نے خاکسار کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر زور دیا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار اطمینانِ قلب کے حصول کے لئے نہایت ضروری ہے اور یہ ان کا خدا تعالیٰ پر پکا ایمان ہے۔ آپ کی یہ تقریر بہت جذباتی اور خدا خوفی سے پُر تھی جس کا حاضرین پر بھی بہت اثر تھا۔

اس دعوت کے موقع پر جناب پریذیڈنٹ صاحب نے پوچھا کہ آپ کی اہلیہ نظر نہیں آئیں۔ خاکسار نے جواب دیا کہ وہ تو پردہ دار ہیں۔ پریذیڈنٹ صاحب نے فرمایا کہ ان کو مسز ٹب مین سے ملنے کے لئے کل بھجوا دیں۔ اس وقت کوئی مرد نہ ہوگا۔ چنانچہ اگلے دن خاکسار کی اہلیہ مسز ٹب مین کی ملاقات کے لئے گورنمنٹ ہاؤس گئیں۔ مسز ٹب مین بہت تپاک سے پیش آئیں۔ میری اہلیہ کو گلے سے لگایا اور پاکستان اور مسجد لنڈن کے بارہ میں کافی دیر تک گفتگو کرتی رہیں۔ اور میری بیوی کی دعوت پر لنڈن مسجد میں آنا منظور کیا۔

اسی دن مکرم ساقی صاحب کے ارشاد پر ہم ایک گاؤں گئے جہاں حال ہی میں ہماری ایک مخلص جماعت قائم ہوئی ہے۔ ایک بات نے یہاں طبیعت پر اتنا اثر کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ گاؤں کے وسط میں ایک کچے مکان کی طرف مکرم ساقی صاحب نے اشارہ کیا کہ یہ اس گاؤں کی جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں۔ بے حد غریب آدمی نظر آتے تھے۔ مکان خستہ اور کچا اور صرف ایک کمرہ اور برآمدہ پر مشتمل تھا۔ جونہی ہم برآمدہ میں داخل ہوئے سامنے دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر نظر پڑی۔ بس جو دل کی کیفیت ہوئی وہ ناقابلِ بیان ہے۔ کہاں قادیان سے حضور علیہ السلام کی دعوتِ اسلام کی آواز کا اٹھنا اور کہاں افریقہ کے ایک گاؤں کے ایک کچے مکان میں حضور سے ایک غریب افریقن کی محبت کا یہ نظارہ۔ ایک زمانہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لیکن آج دُنیا کے کونے کونے میں آپؑ کا نام نہ صرف پہنچ چکا ہے بلکہ آپؑ پر جانیں نچھاور کرنے والی جماعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔

اتوار کے دن صبح پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے مہیا کردہ کار میں ہم ان کے فارم کو دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ فارم منرو یا سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ سولہ سو ایکڑ کا یہ رقبہ ربڑ اور کافی کے بڑے بڑے باغات پر مشتمل ہے۔ فارم کے مینیجر کو خاص ہدایات پریذیڈنٹ صاحب کی مل چکی تھیں اس لئے انہوں نے فارم کی خوب سیر کرائی اور پریذیڈنٹ صاحب کی ذاتی رہائش گاہ بھی دکھائی یہاں پر ایک چڑیا گھر بھی ہے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی فارم پر ہی کیا گیا تھا۔

شام کو مسلمانانِ لائبیریا کے ایک اجتماع کو خاکسار نے خطاب کیا اور رات کے گیارہ بجے تک دلچسپ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔

اگلے روز یعنی سوموار مورخہ ۲۹ جولائی کی شام کو روانگی تھی۔ دوپہر کو برطانوی سفیر صاحب کے ہاں کھانے پر گئے۔ بڑے تپاک سے پیش آئے۔ انہوں نے چند دیگر مسلمانوں کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ انگلستان کی موجودہ گرتی ہوئی حالت کا ذکر بھی ہوتا رہا۔

شام کو ایئرپورٹ پہنچے تو کثیر تعداد میں مسلمان رخصت کرنے کے لئے موجود تھے V.I.P کمرہ میں ہم سب کو لے جایا گیا اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔

لائبیریا کا ملک نسبتاً باقی افریقی ممالک سے خوشحال ہے۔ لباس اور طرزِ معاشرت امریکی طرز کا ہے۔ درحقیقت یہاں کی اکثریت امریکن سیاہ فام لوگوں کی ہے جن کو ایک صدی قبل ایک سکیم کے ماتحت امریکی حکومت نے لائبیریا میں آباد کرایا تھا۔ امریکن مالی امداد بھی اس ملک کو بہت بڑی مقدار میں ملتی ہے مسلمان بہت بڑی تعداد میں ہیں لیکن اکثریت ان پڑھ ہے اور بوجہ تعلیم کی کمی ترقی کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ مذہباً ان کی اکثریت مالکی فرقہ کی ہے۔

منرو یا میں دو خوبصورت پختہ مساجد بھی ہیں۔ ایک تو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے اور خاصی کشادہ اور خوبصورت ہے ہم دونوں مساجد کو دیکھنے گئے اور ان کے معیارِ صفائی سے بہت متأثر ہوئے ان مساجد کے امام صاحبان سے بھی ملاقات ہوئی۔ دونوں شریف الطبع اور خلیق آدمی ہیں۔ نمازوں کے وقت مساجد بھر جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کو نورِ اسلام سے منوّر کرے۔

آمین

وقفِ جدید کا عظیم الشّان اور ہمہ گیر پروگرام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے متعدد بار فرمایا کہ وقفِ جدید کے معلمین کے ذریعے ہم نے ایک تربیتی انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے اگر ہر احمدی بچہ اور بوڑھا اس بات کا عزم کرلے کہ وہ وقفِ جدید کے جہاد میں ضرور بضرور حصہ لے گا۔ یہ حصہ صرف -/۶ روپے سالانہ ادا کر کے لیا جا سکتا ہے۔ یہ حقیر سی رقم اس یقین کی ضامن ہوگی کہ قرآن مجید کی تعلیم ہر گھر میں عام ہو رہی ہے اور ہر چھوٹا بڑا اس سے استفادہ کر رہا ہے۔

اس وقت سینکڑوں جماعتیں ایسی ہیں جہاں کسی نہ کسی رنگ میں معلم کی ضرورت ہے۔ وہ بار بار لکھتی بھی ہیں۔ لیکن معلمین کی ٹریننگ اور ان کا انتخاب بعض شرائط کے ساتھ وابستہ ہے۔ تقوٰی وطہارت اور اس کے ساتھ ہی اقتصادی مسائل کے حل کے لئے ضروری ہے کہ تمام دوست بلا استثناء اس جہاد میں حصہ لیں تاکہ کثرت کے ساتھ معلمین میسّر آسکیں۔ اور انہیں جماعتوں میں بھیجا جاسکے۔

یاد رکھیں اسلام کی اشاعت کے لئے جدّوجہد اور تگ ودَو کا موجودہ دَور لوٹ کر نہیں آئے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس جہاد میں وقت پر شریک ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

زلزلوں سے متعلق مزید علمی تحقیقات

نوٹ :- اس سلسلے میں صہ ۲ پر اداریہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک طرف آبادی بے تحاشا بڑھ رہی ہے اور لاکھوں انسان کھیتوں کو چھوڑ کر شہروں میں کام کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور دوسری طرف زمین کی اندرونی حالت میں انتشار ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس زمانے اور ۲۰۰۰ء کے درمیان کسی بھی وقت بھی کرۂ ارض کے سینے میں چھپا ہوا کھولتا ہوا لاوا پھوٹ پڑے۔ اور تاریخ میں پہلی بار لاکھوں انسانوں کو آنِ واحد میں ختم کرنے والا زلزلہ شہر کے شہر الٹ اور معدوم کر دے ماہرین متفق ہو رہے ہیں کہ وقت سے پہلے بیدار ہونا ضروری اور یہ بھی لازمی ہے کہ زلزلوں سے متعلق پوری معلومات حاصل کر لی جائیں تاکہ زلزلہ پیما رصدگاہیں بہت پہلے پوری صحت کے ساتھ بتا سکیں کہ کہاں اور کس وقت کوئی زلزلہ آنے والا ہے۔ پھر تحقیقات کا یہ کام صرف زلزلے تک محدود نہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ اس سائنس کے ہر پہلو پر غور کیا جائے۔ خاص طور پر ایسی عمارتیں تعمیر کی جائیں جن پر زلزلے کا اثر نہ ہوتا ہو۔

طبقاتی انجینئروں اور سائنسدانوں کی ایک تربیت یافتہ جماعت اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے متعین کی ہے جو ٹوکیو کے بین الاقوامی ادارۂ زلزلہ جات کو مدد دے رہے ہیں۔ یہ ادارہ ۱۹۶۰ء میں قائم ہوا تھا اور وہ بہت سے ترقی پذیر ملکوں کے مردوں اور عورتوں کو تربیت دینے پر پوری توجہ دے رہا ہے یہ تربیت پانے والے زیادہ تر دنیا کے ایسے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں زلزلے آئے دن آتے رہتے ہیں۔ ان میں ایران۔ ترکی اور فلپین قابلِ ذکر ہیں۔

اب تک ان اکیس ملکوں کے ڈیڑھ سو سے زیادہ سائنسدانوں کو تربیت مل چکی ہے۔ ارجنٹینا۔ بولیویا۔ بلغاریہ جمہوریہ چین۔ کوسٹاریکا۔ ال سلویڈور غانا۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ ایران۔ اسرائیل کوریا۔ نیپال۔ فلپین۔ رومانیہ۔ تھائی لینڈ ٹرینیڈاڈ ٹوباگو۔ ترکی۔ متحدہ عرب جمہوریہ یوگوسلاویہ اور جمہوریہ ویت نام

تربیتی نصاب میں زلزلہ جات اور زلزلوں سے متعلق انجینئرنگ شامل ہے تعمیرات کے لئے ایسے مقامات منتخب کرنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں جو زلزلوں سے محفوظ رہ سکتے ہوں یا ان کا امکان کم سے کم ہو سالہ تعمیر اور عمارتوں کے ایسے نمونے پسند کرنے کی تربیت بھی دی جاتی ہے جو جھٹکے برداشت کر سکیں

ادارے کا نصاب ختم کرنے کے بعد ماہرین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں جا کر زلزلوں سے متعلق مختلف کاموں میں اتالیق اور مشاورتی کارکن کی حیثیت سے خدمات انجام دیں گے۔

یہ ادارہ تحقیقاتی سروے کی ذمہ داری بھی لیتا ہے فنی اعتبار سے راہنمائی کرتا ہے اور زلزلوں سے متاثر ہونے والے ملکوں کے نقصانات کا جائزہ لینے اور تعمیری اقدامات کا پتہ لگانے میں بھی مدد دیتا ہے۔

اس ادارے کی تحقیقاتی سرگرمیوں کے نتائج دوسرے اداروں کو بھی بھیجے گئے ہیں اور تحقیقاتی مقالوں کا تبادلہ ہوا ہے ادارہ ہر سال اپنے تحقیقاتی کاموں پر ایک جریدہ شائع کرتا ہے اس میں وہ مقالے بھی شامل ہوتے ہیں جنہیں عملے کے ارکین، ماہرین اور تربیت پانے والے مرتب کرتے ہیں نیز انفرادی مطالعوں کی وہ رپورٹیں ہوتی ہیں جو عام طور پر تحقیقاتی مفاد کے لئے ہوتی ہیں۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ ادارہ زلزلے سے متاثر ہونے والے علاقوں میں ترقی پذیر ملکوں کے انجینئروں اور سائنسدانوں کے لئے ایک تربیتی مرکز ہی کام نہیں دیتا بلکہ زلزلہ جات اور زلزلوں سے متعلق انجینئرنگ سے متعلق اطلاعات کا ذخیرہ بھی ثابت ہوتا ہے۔

زلزلہ جاتی تحقیقات میں سب سے زیادہ راہنمائی جاپان کی ہے۔ اس ملک کو براہ راست اس موضوع سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ وہ دنیا کے سب سے زیادہ مشہور زلزلہ جاتی علاقے میں واقع ہے۔ ۱۹۲۳ء میں خود جاپان میں ایک زلزلہ آیا جس نے شہر کو زمین کے برابر کر دیا اور ایک لاکھ تینتالیس ہزار انسان مر گئے۔ اب بھی آئے دن کوئی نہ کوئی قابل ذکر جھٹکا محسوس ہوتا رہتا ہے۔

ادارے کی سرگرمیوں کے حالیہ چار سالہ دور کے اخراجات پورے کرنے کے لئے حکومت جاپان اسے آٹھ لاکھ پانچ ہزار ڈالر اور اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام

چونکہ ماہرین زلزلہ جات کی تعداد بڑھ رہی ہے اسلئے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ سائنسدانوں اور انجینئروں کی جماعتیں اور سازو سامان فراہم کیا جائے تاکہ زلزلے کے مقامات پر پہنچ کر مطالعہ کیا جائے بین الاقوامی ماہرین کی ایسی ہی ایک جماعت اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے (یونیسکو) نے گزشتہ ماہ اگست میں ایران بھیجی تھی۔ جب خراسان میں زلزلہ آیا تھا۔ ٹوکیو والا ادارہ ایسی ہی ایک اور جماعت تیار رکھے گا تاکہ ستم زدہ ملکوں کی درخواست پر اسے زلزلہ زدہ علاقوں کے دورے پر بھیجا جا سکے۔

کہیں بھی زلزلہ آنے کے فوراً بعد وہاں کے مطالعوں سے اعلیٰ مفید سائنسی اطلاعات تیار کی جا سکتی ہیں۔ اس ضمن میں سرعت کار بہت ضروری ہے کیونکہ زمین پھٹنے سے پیدا ہونے والے خلا مٹی گرنے سے جلد بھر جاتے ہیں اور شکستہ عمارتیں جلد ڈھا دی جاتی ہیں یا ان کو دوبارہ تعمیر کر لیا جاتا ہے

بعض موقعوں پر اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے زلزلہ زدہ علاقوں کی دوبارہ ترقی میں امداد دی ہے۔ مثلاً یوگوسلاویہ کے شہر اسکوپیے میں، جو ۱۹۶۳ء میں بری طرح تباہ ہو گیا تھا ترقیاتی پروگرام کی امداد سے دریائے وردار کے ساتھ ساتھ سیلاب کی روک تھام سے متعلق منصوبے کی تعمیل میں مدد دی گئی اور مکرر تعمیر کے کام کی رفتار تیز تر کرنے میں معاون دریاؤں نے اہم کردار ادا کیا۔

ٹوکیو کے ادارے میں کام کرنیوالے افسروں کا اندازہ ہے کہ اگر زلزلے کے شدید جھٹکے میں جدید وضع کی اونچی عمارتیں برقرار بھی رہ جائیں تب بھی بہت بڑا جانی نقصان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ نیچے کی منزلوں سے بھاگتے ہوتے لوگوں پر بالائی منزلوں سے گرنے والی کنکریٹ کی سلیں ان کو کچل ڈالیں گی۔

زلزلہ آنے سے پہلے عموماً زمین کی اندرونی تہوں میں پگھلا ہوا مادہ کھولتا ہے، اکرۂ ارض کی جغرافیائی ساخت کے باعث اس کی شدت پہلے تو کم ہوتی ہے اور پھر اس میں انتشار ہوتا ہے اور بارہا کئی کئی میل لمبے خلا پیدا ہو جاتے ہیں اور پھر یکے بعد دیگرے کئی زلزلے آتے ہیں

۱۹۶۰ء میں چلی کی تباہی کی طرح بعض اوقات مسلسل کئی زلزلے رونما ہوتے ہیں کیونکہ زلزلے کی لہر اس خلا میں سے سمندر کی لہروں کی طرح گذرتی ہے جو بہت ہی خوفناک ہوتی ہے

ایک تباہ کن زلزلہ آنے سے پہلے اور بعد میں کئی چھوٹے چھوٹے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں اور وہ بھی اس لائق ہوتے ہیں کہ شدید نقصان پہنچائیں اور جانیں ضائع کر دیں مثلاً ۱۹۶۴ء میں جب ایک زلزلہ ایلاسکا میں آیا تو اس کے بعد نو ہزار دو سو مزید جھٹکے لگے۔

دنیا میں جتنے زلزلے آتے ہیں، ان میں سے اسی فیصد سے زیادہ اس سلسلہ کوہ میں رونما ہوتے ہیں۔ جو بحرالکاہل کے گرد پھیلا ہوا ہے۔ کیوں کہ وہاں زمین کی بالائی سطح کمزور ہے اور نیچے سے اٹھنے والے طوفان سے جلد متاثر ہو جاتی ہے

تباہ کن زلزلے نیواڈا، اوتاہ، واشنگٹن مونٹانا، مسوری اور جنوبی کیرولینا میں آتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے باعث میں سے فلوریڈا تک تمام مشرقی ساحل پر کوئی بھاری نقصان نہیں ہوا۔

۱۶ دسمبر ۱۸۱۱ء اور ۷ فروری ۱۸۱۲ء کے درمیان شدید قسم کے زلزلے آئے جن کا مرکز مسوری تھا۔ ان سے دریائے مسسپی کے ساتھ ساتھ ممفس سے لیکر سنٹ لوئس تک سارا علاقہ لرز کر رہ گیا۔

چالیس ہزار مربع میل کے علاقے میں چٹانیں پھسل پھسل کر دامن میں آگریں۔ زمین پھٹی نمناک دھول کے غبار اور پانی کے فوارے نکل پڑے۔ مٹی کے کئی کئی میل لمبے تودے بیس بیس فٹ کی اونچائی تک لگ گئے دوسرے حصوں میں زمین بری طرح دھنس گئی اور اس طرح جھیلیں، تالاب اور دلدلی علاقے نمودار ہوئے جن میں سے ایک جھیل سنٹ فرانسس بینتیس میل لمبی اور نصف میل چوڑی بن گئی جو ابتک موجود ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ عظیم زلزلوں کے اس سلسلے میں صرف ایک جانی نقصان ہوا اور بہت کم تباہی پھیلی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اسوقت اس علاقے کی آبادی نہیں کے برابر تھی۔

اب ہر سال ایسے زلزلوں سے انسانی المیے بڑھتے جا رہے ہیں کیونکہ آبادیوں میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے اور آسمان سے باتیں کرنیوالی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں اور وہ گنجان آبادی میں ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام اقوام متحدہ کا تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارہ (یونیسکو) اور دوسرے ادارے زلزلہ جات اور زلزلوں سے متعلق انجینئرنگ کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ سائنسدانوں کو تربیت دینے میں امداد دے رہے ہیں۔

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں کم ازکم دو ہفتے کا عرصہ وقف کیا جاتا ہے ایسے واقفین مقررہ جماعتوں میں جاکر تعلیم قرآن پاک اور تربیت جماعت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں دعائیں کرتے ہیں واقف کو ایک فارم وقف پُر کرنا پڑتا ہے جس کے بعد اسکے مقرر کردہ فاصلہ تک کی جماعت میں بھجوایا جاتا ہے واقف کو کھانے وغیرہ کا خود اہتمام کرنا پڑتا ہے۔

ذیل میں فریضہ وقت ادا کر چکنے والے واقفین کی فہرست (جو مطبوعہ فہرست الفضل ۲۹ شہادت اپریل کے آگے ہے) درج کی جاتی ہے۔ احباب جملہ واقفین کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور تمام دوستوں کو بار بار وقف کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ پاکستان)

4548	مکرمہ بخت بی بی صاحبہ	چک جیٹھہ	ضلع گوجرانوالہ
4549	مکرم حاجی پیر محمد صاحب	ہانگٹ اونچے	" "
4550	" بشیر احمد "	گرمولا ورکاں	" "
4551	" چوہدری ناصر احمد "	لاہور	" لاہور
4552	" خواجہ محمد اکرم صاحب	محمد نگر	" "
4553	" شیخ مبشر احمد "	حیدرآباد	" تھرپارکر
4554	" نذیر احمد صاحب	احمد آباد	" "
4555	" چوہدری فضل الدین "	کنری	" "
4556	" عبدالرحمان "	ریلوے اسٹیشن جیکب آباد	" جیکب آباد
4557	" عبدالرشید "	کراچی	" کراچی
4558	مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ	" گوجرانوالہ
4559	مکرم غلام احمد صاحب	چک 99 شمالی	" سرگودھا
4560	" نذیر احمد صاحب	"	" "
4561	" اللہ بخش "	چک 168/171 شمالی اشنگہ	" "
4562	" غلام یٰسین "	ربوہ	" جھنگ
4563	" ملک مبارک احمد "	ایسٹر کے	" شیخوپورہ
4564	" محمد یوسف بھٹی "	سعدیالی کلاں چک 25	" "
4565	" چوہدری فتح الدین "	چک 5 رتی	" "
4566	" محمد دین صاحب	گوکھووال چک 276	" لائل پور
4567	" نذیر احمد "	چک 243	" جھنگ
4568	" محمد یوسف "	ربوہ	" "
4569	" چوہدری رحیم بخش صاحب	چک 95 رحیم آباد	" شیخوپورہ
4570	" عنایت اللہ "	" 169 گرمولا	" "
4571	مکرم چوہدری محمد صادق صاحب	چک 18	ضلع شیخوپورہ
4572	" محمد اسماعیل "	بلڑکے	" "
4573	" عبدالخالق "	"	" "
4574	" مولوی عبدالحق "	کالیہ	" "
4575	" محمد طفیل "	سانگلہ ہل	" "
4576	" محمد رشید "	چوڑکانہ	" "
4577	" میاں حبیب احمد "	آنبہ	" "
4578	" نذیر احمد "	گرمولا ورکاں	" "
4579	" سعید احمد "	چک 67 ڈھنڈی	" رحیم یار خان
4580	" نسیم احمد "	علی پور	" مظفر گڑھ
4581	" محمد انور "	ربوہ	" جھنگ
4582	" علی محمد "	ربوہ	" "
4583	" عطاء الرحمن "	"	" "
4584	مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ	"	" "
4585	" محمودہ حنا بیگم "	"	" "
4586	مکرم چوہدری فتح محمد "	267 E.B	" ساہیوال
4587	" عبدالکریم "	عزیز پور ڈگری	" سیالکوٹ
4588	" غلام احمد "	ربوہ	" جھنگ
4589	مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ	"	" "
4590	مکرم راجہ اللہ بخش صاحب	کھیوہ باجوہ	" "
4591	" حبیب الرحمان "	پیر محل	" لائلپور
4592	" حکیم یوسف "	رجانہ	" "
4593	" اسد اللہ "	چک 35 جنوبی	" سرگودھا
4594	" سعید محمد صاحب	" "	" "
4595	" چوہدری محمد حسین "	" 5	" ملتان
4596	" غلام غوث "	علی پور	" "
4597	" سلطان علی "	چک 194 E.B بوریوالہ	" "
4598	" محمد علی "	" "	" "
4599	" مولوی اللہ دتہ صاحب مبشر	بھڑتانوالہ	" سیالکوٹ
4600	" ظفر اللہ صاحب محمود	چک 163 W.B	" ملتان
4601	" حبیب الرحمان صاحب	ربوہ	" جھنگ
4602	" طاہر محمود صاحب	"	" جھنگ
4603	" جمال الدین احمد "	جھنگ صدر	
4604	" مبارک احمد "	ربوہ	ضلع لائلپور
4605	" چوہدری رحیم بخش "	چک 565 گ ب	ضلع لائلپور
4606	" زرتشت منیر احمد خانصاحب	لائلپور	
4607	" چوہدری خلیل احمد صاحب	648 گ ب	ضلع لائلپور
4608	" عبدالحق صاحب حقانی	ربوہ	" جھنگ
4609	" نصیر احمد صاحب باجوہ	"	" "
4610	" لال دین صاحب	بھلور	ضلع سیالکوٹ
4611	" جیون احمد صاحب	بھوپال	" "
4012	" چوہدری رحمت علی خاں صاحب	"	" "
4013	" محمد حفیظ صاحب	گکھڑیاں کلاں	" "
4014	" چوہدری رحمت علی صاحب	مرمسے والا	" "
4015	" ماسٹر محمد شریف صاحب	کھوکھروالی	" "
4016	" ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب	منڈی وار برٹن	" شیخوپورہ

درخواست دعا

میری بھانجی عزیزہ امینہ بیگم لاہور میں ہم بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار۔ چوہدری رحمت علی گجرات)

※ جانی نقصانات کے اعتبار سے سب سے زیادہ بڑے زلزلوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	مقام	اموات
1057	چیہلی۔چین	25,000
1268	سیلیکا۔ایشیائے کوچک	60,000
1290	چیہلی۔چین	100,000
1293	کماکورا۔جاپان	30,000
1531	لزبن۔پرتگال	30,000
1556	شنسی۔چین	830,000
1693	کاٹانیا۔اٹلی	60,000
1737	کلکتہ۔بھارت	300,000
1755	شمالی حصہ فارس	40,000
1783	کالابریا۔اٹلی	50,000
1797	کوئیٹو۔ایکوے ڈور	41,000
1908	میسینا۔اٹلی	75,000
1920	کانسو۔چین	180,000
1923	ٹوکیو۔جاپان	143,000
1935	کوئٹہ۔پاکستان	60,000
1939	چلان۔چلی	30,000
1939	ارزنجان ترکی	23,000
1960	جنوبی حصہ چلی	5,700
1960	آغادیر۔مراکش	12,000
1962	شمالی مغربی ایران	10,000
1963	اسکوپیے۔یوگوسلاویہ	1,100
1968	خراسان۔ایران	15,000

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

فرانس کے صدر ڈیگال مستعفی ہو گئے

پیرس ۲۹۔ اپریل۔ فرانس کے ۷۸ سالہ صدر جنرل چارلس ڈیگال نے استعفیٰ دے دیا ہے اور سینیٹ کے سربراہ موسیو ایلن پوہر نے عارضی طور پر صدر مملکت کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ جنرل ڈیگال نے آئینی اصلاحات کے مسئلہ پر استصواب میں شکست کھانے کے بعد استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے استعفا کا اعلان ہوتے ہی ملک بھر میں جنرل ڈیگال کے حامیوں اور مخالفین میں زبردست جھڑپیں شروع ہو گئیں اور فرانس میں خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم میں اب تک ۵۵ افراد زخمی ہوئے ہیں ۷۰ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ آخری اطلاعات کے مطابق کل استصواب کے نتیجہ میں جنرل ڈیگال کی آئینی اصلاحات کے حق میں ۳۳ء۴۷ اور مخالفت میں ۶۷ء۵۲ فی صد ووٹ ڈالے گئے۔

ڈیگال کے استعفا پر حیرت و تعجب کا اظہار

پیرس ۲۹ اپریل۔ آئینی اصلاحات کے مسئلہ پر استصواب میں صدر ڈیگال کی ناکامی اور استعفا پر دنیا بھر میں حیرت اور افسوس کا اظہار کیا گیا ہے اگرچہ سرکاری طور پر کسی ملک نے اپنے ردعمل کا اعلان نہیں کیا تاہم مختلف ملکوں کے اخبارات نے جنرل ڈیگال کو اس دور کا عظیم سیاست دان قرار دیا ہے۔ اور اس خطرے کا اظہار کیا ہے کہ اب فرانس میں حصول اقتدار کے لئے طویل کش مکش شروع ہو جائے گی۔ اور ایک سیاسی بحران کا آغاز ہو گا۔ جس کا انجام تباہ کن ہو سکتا ہے۔

واشنگٹن میں امریکی حکام نے صدر ڈیگال کی شکست اور استعفا پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تاہم یہ کہا جا رہا ہے کہ صدر نکسن کی حکومت فرانس کی نئی حکومت سے تعاون کرے گی۔ سیاسی حلقوں کو آخری وقت تک یقین تھا کہ استصواب میں فرانسیسی عوام آئینی اصلاحات کے حق میں ووٹ دیں گے۔ لیکن ان کی توقع پوری نہیں ہوئی۔

ڈیگال کے استعفیٰ سے فرانک کی قیمت گر جائے گی۔

ہیمبرگ ۲۸۔ اپریل۔ دولت مشترکہ کے مرکزی بنکوں اور دس ملکوں کے گروپ نے فرانسیسی فرانک کی موجودہ مساوات کو تحفظ دینے کا فیصلہ کیا ہے عام خیال یہ ہے کہ فرانس میں کل جو استصواب ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں فرانک کی قیمت گر جائے گی۔ یہ بات مغربی جرمنی کے سنٹرل بنک کے صدر مسٹر کارل پی بلیسنگ نے بتائی ہے۔ بلیسنگ نے کہا ہے کہ استصواب کے بعد فرانک کی قیمت میں کمی کا کوئی براہ راست خطرہ نہیں ہے تاہم مساوات اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے جب تین شرائط کو پورا کیا جائے۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ فرانس کے لوگ ملک سے باہر اپنی رقم نہ منتقل کریں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فرانس کے مزدور پرامن رہیں۔ اور اجرتیں بڑھانے کا مطالبہ نہ کریں۔

وزارت خارجہ کے ترجمان کا بیان

اسلام آباد ۲۹ اپریل۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے امید ظاہر کی ہے کہ عراق اور ایران کا سرحدی تنازعہ باہمی افہام و تفہیم سے طے ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تمام بین الاقوامی تنازعات خاص طور پر اسلامی ملکوں کے جھگڑوں کے پرامن تصفیہ کے حامی ہیں۔ انہوں نے عراق کے نائب وزیر اعظم جنرل صالح مہدی عماش کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ عراق شط العرب کے مسئلے پر ایران سے جنگ میں نہیں الجھے گا کہ ہمیں دونوں ملکوں کے درمیان مسلح تصادم کا خطرہ کم ہونے پر خوشی ہوئی ہے دریں اثناء ایرانی حکومت شط العرب میں جہاز رانی کے حقوق کے بارے میں "ناقابل تنسیخ" کی بنیاد پر عراق کے ساتھ ایک نیا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ بات ایران کی وزارت خارجہ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک اعلان میں کہی گئی۔

ایک عظیم ہوائی جہاز اور اسکی تیاری

لندن ۲۹ اپریل۔ برطانوی اور فرانسیسی انجینیروں کی مشترکہ کوششوں سے بالآخر کنکارڈ جیسا عظیم اور شاندار ہوائی جہاز وجود میں آ گیا ۲ مارچ کو اس جہاز کی پہلی آزمائشی اڑان جنوب فرانس میں ہوئی۔ اس جہاز کی رفتار ایک ہزار چار سو میل فی گھنٹہ ہو گی اس میں چار انجن لگے ہوئے ہیں اور ہر انجن کا جھٹکا ۳۵۰۰۰ پونڈ ہے اس میں ۱۳۲ مسافر سفر کر لیں گے۔ اور ایک اڑان میں چار ہزار میل طے کر سکے گا گویا لندن سے نیویارک بغیر رکے آسانی سے چلا جائے گا۔

اندرونی سجاوٹ میں بھی یہ جہاز ممتاز ہے ایک لائن میں چار سیٹیں ہیں اور لائنوں کے درمیان ایک گز کا فاصلہ ہے تاکہ ٹانگیں آسانی سے پھیلائی جا سکیں۔ ہر لائن کے دونوں طرف ایک ایک کھڑکی ہے اس جہاز میں ایک گھنٹے کی اڑان کے پانچ ہزار گیلن تیل جل جائے گا۔ اس کی اڑان مکمل طور پر خودکار آلات کی مدد سے ہو گی۔

اڑان کے متعلق تمام معلومات و ہدایات ایک فلم میں محفوظ ہوں گی جو پائلٹ کی رہنمائی کرے گا۔ اس جہاز کے بنانے میں تیرہ ہزار برطانوی کاریگر مختلف پرزے بنانے میں مصروف ہیں اور اگر بادی اور فرم کو بھی شمار کریں تو کاریگروں کی یہ تعداد ۲۷ ہزار ہو جاتی ہے۔

گھر بیٹھے
بذریعہ ڈاک اسباق القرآن منگوا کر
قرآن کریم کا ترجمہ سیکھئے
تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت طلب فرمائیے
مکتبہ فیض عام ربوہ

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت مئی ۱۹۶۹ء

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۵-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس پھلروان	سرگودھا
۶-۵-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس کمر مشانی	میانوالی
۷-۵-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس میانوالی	"
۱۰-۵-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس گوندل	سرگودھا
۱۱-۵-۶۹	اتوار	شاہ جیونہ	جھنگ
۱۲-۵-۶۹	سوموار	شاہ جیونہ	"
۱۳-۵-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس جھنگ	"
۱۷-۵-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس سیل	سرگودھا
۲۱-۵-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی
۲۴-۵-۶۹	ہفتہ	سکول کھوڑا	سرگودھا
۲۷-۵-۶۹	منگل	کینال ریسٹ ہاؤس آئین پور	جھنگ
۲۸-۵-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس کٹھ سگھرال	سرگودھا
۲۹-۵-۶۹	جمعرات	ریسٹ ہاؤس شاہ نکدر	سرگودھا

نوٹ:- بھرتی صبح ۹ بجے ہو گی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔
عمر ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ شہادت (اپریل) ختم ہو چکا ہے اس لئے خدام و اطفال کی رپورٹیں جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوا دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ شہادت ۱۳۴۸ہش۔ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ ہجرت تک فرما دیں ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

یہ سونے کی بالی کس کی ہے

ایک عدد سونے کی بالی ریلوے لائن کے قریب سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں (صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے جسمانی دردوں کی وجہ سے بیمار ہے ان دنوں زیادہ تکلیف ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔ محمد صدیق۔ B 7 ۵ 3۔ جی۔ ٹی۔ روڈ۔ لاہور۔

تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی زیادہ اپنے آپ کو متواضع بناؤ

اگر تم تکبر کرو گے تو وہ تمہارے لئے رحمت کا نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب بن جائے گی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قارون کو جب اس کی قوم نے یہ نصیحت کی کہ تو اپنے مال کا ایک حصہ خدا کی راہ میں خرچ کر تو اس احمق نے تکبر میں آکر کہا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ مال مجھے یونہی مِل گیا ہے یہ مال مجھے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے مِلا ہے۔ اس نادان نے یہ نہ سوچا کہ جس دماغ سے وہ کام لے رہا ہے وہ اس کا پیدا کردہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے جن ذرائع اور اسباب سے اُس نے دولت حاصل کی ہے وہ ذرائع اور اسباب بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کئے ہیں اس نے خود پیدا نہیں کئے۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گیا اور اس نے اپنی تمام ترقی کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان اس بات کو بھول جاتا ہے کہ گندھک خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے وہ بھول جاتا ہے کہ سنکھیا خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ بھول جاتا ہے کہ پارہ خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں نے آتشک کا ٹیکہ ایجاد کیا ہے حالانکہ یہ ٹیکے بعض چیزوں کے مرکب ہیں اور وہ چیزیں خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں پھر نارکول خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور اُس سے عام استعمال میں آنے والی آدھی سٹیفکہ دوائیں بنتی ہیں لیکن انسان بڑے غرور سے کہتا ہے کہ یہ دوا میں نے ایجاد کی ہے یا فلاں نے ایجاد کی ہے۔ اور وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ جن چیزوں سے اس نے یہ دوا بنائی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کردہ ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ تو اس پر احسان کرتا ہے مگر وہ اس احسان کی قدر کرنے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ میں بڑا لائق تھا۔ میں بڑا قابل تھا میں نے یہ جدوجہد کی اور یہ ترقی حاصل کر لی۔ حالانکہ نہ صرف ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے کے سامان اور ذرائع خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے بلکہ ہر کام کا نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ آخر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک شخص سارا سال لوہارے کا کام سیکھتا ہے لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا پھر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے لیکن اسے کوئی کام نہیں مِلتا۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ روپیہ مِل جائے تو کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کما کر اپنے گھر روپیہ لے آئے لیکن آتے ہی اس کے پیٹ میں درد اٹھے اور وہ جانبر ہی نہ ہو سکے پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے اور وہ کپڑا نہ پہن سکے پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے اگر کوئی انسان اپنی محنت سے بھی روزی کمائے تب بھی اُسے جو کچھ مِلتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مِلتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے جتنا بڑا بنائے اتنا ہی وہ جھکتا چلا جائے۔ دیکھو جس پر بوجھ زیادہ ہوتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح کسی کو دولت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر پر بوجھل گٹھڑی رکھی ہوئی ہو۔ ایسی حالت میں اُسے اور زیادہ فروتنی اور زیادہ انکسار پایا جانا چاہیئے نہ یہ کہ وہ متکبر ہو جائے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے لگے۔ بہرحال جو شخص دولت و ثروت اور عزت کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھے گا وہ دوسروں کی نسبت زیادہ جھکے گا۔ اور جو اسے اپنا ذاتی کمال قرار دے گا وہ تکبر میں مبتلا ہو گا اور خدا تعالیٰ سے دور چلا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تکبر کو شدید طور پر ناپسند کیا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم اپنی ترقیات کے لئے کوشش نہ کرو۔ تم اپنی ترقیات کے لئے جتنی بھی کوشش کرو جائز ہے مگر اس کے بعد تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی اپنے آپ کو متواضع بناؤ ورنہ اگر تم متکبر ہو گئے تو خدا تعالیٰ تم سے خوش نہیں ہو گا بلکہ ناراض ہو گا۔ اور وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا موجب نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب ہو گی اور تم آئندہ کے لئے انوار سماوی سے محروم ہو جاؤ گے۔"

سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر

گرانقدر لٹریچر کی نمائش

سیدنا خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرت مبارکہ کے متعلق گراں قدر لٹریچر کی ربیع الاوّل کے مبارک ماہ میں (ماہ مئی کے آخر میں) ایک شاندار نمائش کا احمدیہ دار المطالعہ بندر روڈ کراچی میں منعقد کرنے کا پروگرام ہے۔ اس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں سینکڑوں کتب زیارت کے لئے رکھی جائیں گی۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں نادر کتب کی فراہمی اور نشاندہی اور دیگر قیمتی آراء سے مستفید فرمائیں۔

(محمد اجمل شاھد مربی سلسلہ مقیم کراچی)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دینی نصاب کا امتحان ۱۷ر مئی بروز ہفتہ مسجد مبارک میں ہو گا۔

دینی نصاب کا پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ بطور یاد دہانی نصاب دوبارہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

نصاب:-

۱۔ قرآن کریم	سورہ انعام
۲۔ علم کلام	شہادت القرآن
۳۔ انٹرویو	۲۵ نمبر

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

خدا را اس کی قدر کریں

خدا تعالیٰ کے مامور صدیوں کے بعد آیا کرتے ہیں تا مُردے زندہ ہوں اور یہ زندگی ان کے پاک کلام سے مِلا کرتی ہے۔ گویا ماموروں کا کلام زندگی بخش ہوا کرتا ہے مگر انہی کے لئے جو اس سے استفادہ کریں ورنہ جو پانی پئے گا نہیں اس کی پیاس بجھے گی کیونکر۔

برادران! روحانی پیاس بجھانے کے لئے زیادہ جدوجہد اور تلاش کی ضرورت نہیں برائے نام قیمت پر "ماہنامہ انصار اللہ" کی خریداری سے گھر بیٹھے آپ کو اور آپ کی اولاد کو یہ زندگی بخش پانی میسر آ سکتا ہے۔ خدا را اس کی قدر کریں۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار
(حضرت مسیح موعودؑ)

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ شہادت کا چندہ جلد ارسال فرمائیں

ماہ شہادت (اپریل) پورا گزر چکا ہے لیکن بہت کم مجالس نے ماہ اپریل کا چندہ مرکز کو ارسال کیا ہے تا مدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ رقم بنام مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہیئے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴